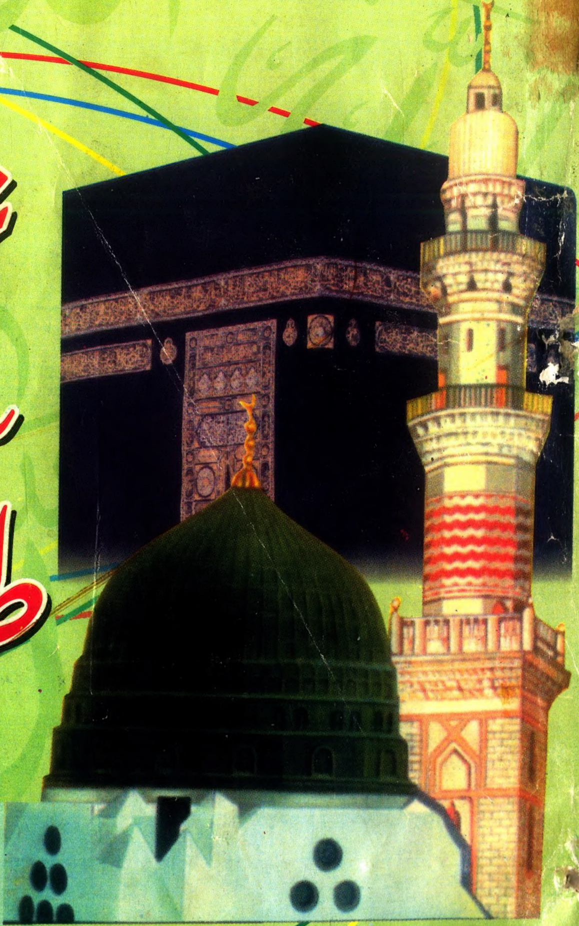
قَالَ صَلُّوا کَمَا رَاَیتُمُونِی اُصَلِّی (الحدیث)

نماز پڑھو اسی طرح جس طرح تم نے مجھے پڑھتے دیکھا

تحقیقی مقالہ

نماز کا سنت طریقہ



مولانا ابوسعید محمد سرور
قادری رضوی گوندلوی

ناشر۔ بزم انوار رضا گوندلانوالہ۔ گوجرانوالہ

بزم انوار رضا کے اغراض و مقاصد

تمنا ہے کہ اس دنیا میں کوئی کام کر جائیں　　اگر کچھ ہو سکے تو خدمت اسلام کر جائیں

۱۔ قرآن وسنت کی تعلیمات کا فروغ

۲۔ غیر اسلامی نظریات کے خلاف جہاد قطع فساد

۳۔ دروس القرآن وترجمۃ القرآن والحدیث کلاسز کا اجراء

۴۔ طلبا وطالبات کی تعلیمات کے لئے دارالکتب و دارالعلوم قائم کرنا

۵۔ علاقہ کے غرباء ومساکین کی امداد

۶۔ تحفظ توحید ورسالت، شان اہل بیت وصحابہ کرام واولیاء عظام

۷۔ سفر زیارت کا اہتمام

۸۔ نظم وضبط ورابطہ اسلامی کا قیام

۹۔ ماہانہ محفل پاک کا اہتمام

۱۰۔ اہل سنت وجماعت کے عقائد کا تحفظ واشاعت (تلك عشرة كاملة)

آپ بھی دامے درمے قدمے سخنے شامل ہو کر ثواب دارین حاصل کریں (آمین)

اللہ کی دین ہے جسے دے　　میراث نہیں ہے نیک نامی

اللہ نبی سے وفا　　بزم انوار رضا (جل جلالہ ﷺ) تمت بالخیر

دعوت الی الخیر۔ خدام بزم انوار رضاء موضع گوندلانوالہ۔ گوجرانوالہ

مرکزی دفتر۔ جامعہ حنفیہ رضویہ سراج العلوم محلہ اسلام آباد گلی نمبر ۷ گوجرانوالہ

نام کتاب ـــــ نماز کا سُنّت طریقہ (انوار الصلوٰۃ)
تالیف ـــــ مولانا ابوسعید محمد سرور قادری گوندلوی
کتابت ـــــ محمد سعید نقشبندی صدری
ہدیہ ـــــ
طباعت اوّل ـــــ رمضان المبارک ۱۴۲۲ھ
حسب فرمائش ـــــ ڈاکٹر محمد آصف بھوپالی صاحب
ـــــ مطلوب حسین صاحب گجر گوندلانوالہ

ملنے کے پتے

● بھوپالی دواخانہ علی پور روڈ گوندلانوالہ گوجرانوالہ
● بزم انوار رضا گوندلانوالہ گوجرانوالہ
● مکتبہ رضائے مصطفےٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ
● میاں لائٹ ہاؤس دوکان نمبر ۱- A شمع بلڈنگ شاہ عالم مارکیٹ لاہور
● حافظ بلڈنگ میٹریل سٹور۔ بس سٹاپ سلامت پورہ جی ٹی روڈ لاہور فون: ۶۵۴۴۶۴۱
● مکتبہ قادریہ نزد میلادِ مصطفےٰ چوک سرکلر روڈ گوجرانوالہ

اہمیتِ نمازِ پنجگانہ

دین اسلام میں نماز ایک اہم فریضہ ہے۔ اور یہ ایک ایسی فرض عبادت ہے جو دن میں پانچ مرتبہ ادا کی جاتی ہے۔ نماز جتنی اہم عبادت ہے افسوس کہ اکثر مسلمان اس فرض عبادت سے غافل ہیں۔ حالانکہ احادیث مبارکہ میں نماز کی بہت فضیلت بیان کی گئی ہے۔

● رسول اکرم مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے دن حقوق اللہ میں سے جس کے متعلق سب سے پہلے حساب ہوگا۔ وہ بندے کی نماز ہے۔ نیز فرمایا نماز دین کا ستون ہے۔ (تفسیر مظہری)

● رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی سات سال کی اولاد کو نماز کا حکم دو۔ جب دس برس کی عمر کو پہنچ جائے ۔ (اور نماز نہ ادا کریں) تو اسے مار کر نماز پڑھاؤ۔ (ابوداؤد ج۱/۷۱) کیونکہ

● نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے اور ہر ایک کو اپنی ذمہ داریوں کا جواب دینا ہوگا۔ (مشکوٰۃ شریف) ● حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالےٰ نے یہ فرمایا کہ میں نے تمہاری اُمت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور اس کا میں نے اپنے لیے عہد کر لیا ہے کہ جو شخص ان پانچ نمازوں کو ان کے وقت پر ادا کرنے کا اہتمام کرے اس کو اپنی ذمہ داری پر جنت میں داخل کرونگا اور جو ان نمازوں کا اہتمام نہ کرے تو مجھ پر اسکی کوئی ذمہ داری نہیں (ابوداؤد، ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ)

مذکورہ احادیث مبارکہ سے نماز کی اہمیت روزِ روشن کی طرح واضح ہوگئی۔ لیکن افسوس کہ جتنا نماز اہم فریضہ ہے لوگ اتنے ہی بے خبر ہیں۔ اور جو اس فریضہ کو ادا کرتے ہیں وہ بھی نماز کے فرائض وسنن اور واجبات سے بے علم ہونے کی وجہ اکثر غلطیاں کرتے ہیں۔ جس سے نماز پڑھنے کا مقصد فوت ہو جاتا ہے۔ بعض مخالفین اہل سنّت کے طریقہ نماز کو خلاف سنت اور خود کو عامل بالحدیث ظاہر کرتے پھرتے ہیں جن کا حقیقت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ پھر ہمارے بعض دوست بھی نماز کے مسائل و دلائل سے ناواقف ہونے کی وجہ سے جب کوئی شبہ ڈالتا ہے تو وہ اپنی بے علمی کی وجہ سے ان کے فریب پھنس جاتے ہیں۔ لہٰذا وقت کی ضرورت کے پیش نظر چند اوراق میں عام فہم نماز کا سنّت طریقہ شائع کیا جا رہا ہے۔ جس کے مطالعہ کے بعد ہر مسلمان کو نماز کی ادائیگی کا پورا پورا علم ہونا چاہیئے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی : اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیۡنَ وَیُحِبُّ الۡمُتَطَهِّرِیۡنَ ۝

(پ ۲، سورۃ بقرہ آیت ۲۲۲)

ترجمہ : بے شک اللہ تعالےٰ توبہ کرنے والوں اور ستھرا رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

احادیث مبارکہ

① اَللّٰهُمَّ اجۡعَلۡنِیۡ مِنَ التَّوَّابِیۡنَ وَاجۡعَلۡنِیۡ مِنَ الۡمُتَطَهِّرِیۡنَ

(ترمذی شریف جلد ۱ صـ۹)

(ترجمہ) اے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں سے اور مجھے طہارت کرنے والوں سے کر دے۔

② قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ مِفۡتَاحُ الۡجَنَّةِ الصَّلٰوةُ وَمِفۡتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوۡرُ (رواہ احمد صـ۳۴۰، مشکوٰۃ شریف صـ۳۹)

(ترجمہ) فرمایا اللہ کے پیارے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ کہ جنت کی چابی نماز ہے اور نماز کی چابی طہارت ہے۔

③ فرمایا حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ طہارت نصف ایمان ہے۔

(مشکوٰۃ بحوالہ ترمذی صـ۳۹)

استنجا کا بیان

احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں

① مصدر کمالات باعث تخلیق کائنات شارع شریعت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے۔ کہ دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا منع ہے۔
(ترمذی جلد ۱ ص۳، مشکوٰۃ بحوالہ ابوداؤد ص۴۲، مسلم جلد ۱ ص۱۳)

② استنجاء نہ ہڈی سے کرے نہ کوئلہ سے نہ گوبر سے۔
(ترمذی جلد ۱ ص۳، مشکوٰۃ بحوالہ ابوداؤد ص۴۲، مسلم جلد ۱ ص۱۳)

③ تین ڈھیلے استعمال کرنا مستحب ہے۔
(ترمذی جلد ۱ ص۳، مشکوٰۃ بحوالہ ابوداؤد ص۴۲، مسلم جلد ۱ ص۱۳)

④ کھڑے ہوکر پیشاب کرنا سخت منع ہے۔
(ترمذی جلد ۱ ص۳، مشکوٰۃ بحوالہ ابوداؤد ص۴۲، مسلم جلد ۱ ص۱۳)

⑤ پاخانہ اور پیشاب کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنا سخت منع ہے۔
(مشکوٰۃ بحوالہ ابن ماجہ ص۴۲، ابوداؤد ج۱ ص۶، مسلم جلد ۱ ص۱۳)

⑥ پیشاب کی چھینٹوں سے پرہیز کرنا بہت ضروری ہے۔ اسی وجہ سے کھڑے ہوکر پیشاب کرنا منع ہے بلکہ گناہ ہے۔ (مشکوٰۃ بحوالہ مسلم، بخاری ص۴۲، مسلم ج۱ ص۱۱)

⑦ جہاں بیٹھ کر وضو یا غسل کیا جائے وہاں پیشاب کرنا منع ہے (ترمذی ج۱ ص۵)

⑧ ستر کھولنے کے بعد باتیں کرنا سخت منع ہے۔ (مشکوٰۃ بحوالہ ابوداؤد ص۴۲)

⑨ بائیں ہاتھ سے شرم گاہ صاف کرے۔ (ترمذی ج۱ ص۴، مسلم ج۱ ص۱۳)

⑩ پانی کے ساتھ استنجاء کرنا افضل ہے (جامع ترمذی ج۱ ص۴، مسلم ج ص۱۳۱)

⑪ استنجاء کے بعد دونوں ہاتھوں کو اچھی طرح صاف کریں۔ (ابوداؤد جلد ۱)

وضو کا بیان

قرآن وحدیث کی روشنی میں

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْہَکُمْ وَ اَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِکُمْ وَ اَرْجُلَکُمْ اِلَی الْکَعْبَیْنِ ۵ (پارہ ۶، المائدہ ع۲)

ترجمہ: جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو تو اپنے چہروں کو اور ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھوؤ اور سروں کا مسح کرو اور ٹخنوں سمیت پاؤں دھوؤ۔

چار فرض

مذکورہ آیت کریمہ میں چار اعضاء کے دھونے کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ (۱) منہ کا دھونا (۲) دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت دھونا (۳) (کم از کم چوتھائی) سر کا مسح کرنا (۴) دونوں پاؤں کا ٹخنوں سمیت دھونا۔

مکمل وضو کا طریقہ

اب مندرجہ ذیل سطور میں وضو کا مکمل طریقہ بیان کیا جاتا ہے۔

نیّت کرنا

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ۔ (بخاری ومسلم، مشکوٰۃ ص۱۱)

(ترجمہ) بے شک اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

پس وضو بھی ایک عمل نیک ہے۔ اس سے قبل پاکی کی نیت کرنا سنّت ہے۔

وضو میں بسم اللہ پڑھنا سنّت ہے:۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے وضو کیا۔ اور اس پر اللہ کا نام لیا (یعنی بسم اللہ پڑھی) اس کا تمام بدن

پاک ہوگا اور جس نے نہ پڑھا اس کے صرف اعضاء وضو ہی پاک ہوں گے۔

(تو معلوم ہوا کہ بسم اللہ قبل از وضو پڑھنا فرض نہیں بلکہ سُنّت ہے) (ابن ماجہ، مشکوٰۃ ص۴۷)

• جس حدیث میں وضو کی نفی کا ذکر آیا ہے وہاں (پورے ثواب) کامل وضو ہونے کی نفی ہے۔ جس کی وضاحت مذکورہ اوپر والی حدیث کے الفاظ سے ہوگئی۔

مزید تفصیل کے لیے طحاوی شریف کا مطالعہ کریں۔

مسواک کرنا

• وضو کے ساتھ مسواک کرنا چاہیئے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ اگر مَیں مشکل نہ جانتا اپنی اُمت پر البتہ ان کو حکم کرتا ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا۔ (بخاری ج۱ ص۲۵۹، ابوداؤد ص۸)

• وضو کے ساتھ اگر مسواک کی جائے تو نماز کا ستر گنا ثواب زیادہ ملتا ہے۔ (مشکوٰۃ ص۴۵ تلخیص جلد۱ ص۶۸)

• مسواک زبان پر بھی کریں۔ (ابوداؤد ج۱ ص۷)

• مسواک دانتوں کی چوڑائی میں کریں۔ (مراسیل ابوداؤد جلد۲ ص۸، تلخیص ص۶۵-۶۶)

• اگر مسواک نہ ہو تو انگلی مَل لیں۔ (تلخیص حدیث ج۱ ص۷۰)

ہاتھ دھونا

• وضو کرنے سے پہلے دونوں ہاتھوں کو دھولیں بلکہ جب نیند سے اٹھیں تو برتن وغیرہ میں ہاتھ ڈالنے سے قبل ہاتھ دھونا چاہیئے۔ (جامع ترمذی ج۱ ص۴، مشکوٰۃ ج۱ ص۴۵)

• دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کا خلال کریں۔ (ترمذی ج۱ ص۷، ابوداؤد)

• اگر انگوٹھی پہنی ہو تو اُسے حرکت دیں تاکہ کوئی جگہ خشک نہ رہے (سنن ابن ماجہ)

کلی کرنا

• ہاتھوں کو صاف کرنے کے بعد تین بار کلی کریں ہر بار نیا پانی لیں۔ (ابوداؤد، نسائی)

ناک میں پانی ڈالنا

• تین بار ناک میں پانی ڈالیں ساتھ ہی ناک اچھی طرح صاف کریں۔ (جامع ترمذی ج۱ ص۶)

• اگر روزہ دار ہوں تو پھر مبالغہ نہ کریں یعنی ناک اور منہ میں پانی زیادہ نہ لیں۔ (ابوداؤد ج۱ ص۱۹) • ناک بائیں ہاتھ سے صاف کریں (مشکوٰۃ ص۴۶)

ہاتھ دھونا، مسواک کرنا، مُنہ اور ناک میں پانی لینا سب کام سُنّت تھے۔ اب چہرہ دھولے۔

پہلا فرض، چہرہ دھونا

مُنہ دھونا عموماً جہاں سے سر کی پیشانی کے بال شروع ہوتے ہیں۔ ٹھوڑی کے نیچے تک، چوڑائی میں ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لَو تک، آنکھوں کے حلقہ میں ہاتھ پھیریں۔ (سنن ابن ماجہ جلد۱، ابوداؤد ج۱ ص۱۸)

• داڑھی[۱] شریف کا دائیں ہاتھ کی انگلیوں سے خلال کریں (ترمذی ج۱ ص۶، ابوداؤد ج۱ ص۱۹)

دوسرا فرض، ہاتھوں کا کہنیوں سمیت دھونا

وضو کے اعضاء دائیں طرف سے شروع کریں (بخاری ج۱ ص۲۷)

ہاتھوں کا کہنیوں سمیت دھونا قرآن پاک کی آیت سے لکھا جا چکا ہے۔

مسئلہ:۔ اگر گھڑی وغیرہ پہنی ہو یا عورت نے چوڑیاں پہنی ہوں تو انہیں حرکت دیں تاکہ کوئی جگہ خشک نہ رہ جائے۔

تیسرا فرض، سر کا مسح کرنا

چوتھائی سر کا مسح کرنا فرض ہے۔ اتنا کرنے سے فرض ادا ہو جائے گا کیونکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح فرمایا پیشانی کا یعنی کچھ بالوں کا (مسلم ج۱ ص۱۳۴، ابوداؤد ج۱ ص۲۰)

---

۱ ایک مشت داڑھی شریف سُنّت مؤکدہ ہے۔ بلکہ واجب ہے اس سے کم کرنا یا منڈوانا حرام ہے اس پر قرآن و حدیث سے دلائل موجود ہیں۔

کانوں کا اندرون و بیرون مسح کرنا

جس (پانی) تری سے سر کا مسح کرے اُسی سے کانوں کے اندر اور باہر مسح کرے۔ (ترمذی ص۵) • کانوں کے سوراخوں میں انگلی پھرنی چاہیئے۔ (ترمذی)
• تمام سر کا مسح کرنا سُنّت ہے۔ (ترمذی ج۱، مسلم ج۱)

مسح گردن

قارئین کرام مسح کانوں کے اجمالی ذکر کے بعد اب مسح گردن کا مسئلہ احادیث کی روشنی میں پڑھیئے۔
خیال رہے۔ گردن کا مسح کرنا مستحب عمل ہے۔

① حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے جو سر کا مسح کا طریقہ منقول ہے اس کے الفاظ یہ ہیں۔ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا اِلٰی قفاه ثُمَّ رَدَّهُمَا۔ پھیرے گئے (مسح کیا) گدی سمیت۔ پھر واپس لائے۔ (بخاری ج۱ ص۳۱، مشکوٰۃ ص۴۵)

② نیز ابوداؤد شریف میں آتا ہے۔ حَتّٰی بَلَغَ الْقَذَال سر کا مسح کرتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تک کہ قذال تک پہنچ جاتے۔

③ یہی الفاظ منتقیٰ میں ابنِ تیمیہ نے نقل کیے ہیں۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔ حَتّٰی بَلَغَ الْقَذَال وَمَا يَلِيْهِ مِنْ مُقَدَّمِ الْعُنُقِ۔ ابن تیمیہ غیر مقلدین وہابیوں کے علامہ امام نے اس سے مسح گردن کے ثبوت پر استدلال کیا ہے۔ (منتقیٰ)
اسی حدیث کو شرح معانی الآثار میں بھی نقل کیا گیا ہے۔ (طحاوی ج۱ ص۲۷)

چوتھا فرض، وضو میں دونوں پاؤں کا دھونا

قرآن کریم کی روشنی میں وضو کا چوتھا فرض پاؤں دھونا ہے۔ آخر میں بائیں ہاتھ سے دونوں پاؤں کو ٹخنوں سمیت اچھی طرح صاف کریں۔ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کریں۔ (ابوداؤد ج۱، ترمذی صحیح ج۱)

متفرق مسائل

• وضو کرتے وقت تمام اعضاء کو دائیں طرف سے دھونا شروع کریں (بخاری شریف ج۱ ص۲۷)
• ہر اعضاء کو تین بار دھونا سُنّت ایک بار فرض (لیکن مسح سر اور گردن صرف ایک بار ہے)۔ باقی اگر دو دو بار بھی اعضاء دھوئے جائیں تو وضو ہو جائے گا۔ یہ بھی حدیث سے ثابت ہے۔ (بخاری ج۱ ص۲۷)

موزوں پر مسح کرنا

تین دن رات تک شرعی مسافر کچھ شرائط کے ساتھ پاؤں کے موزوں پر مسح کر سکتا ہے۔ مقیم ایک دن رات تک۔ (مشکوٰۃ بحوالہ مسلم ص۵۳) آجکل جو عموماً اونی یا سوتی جرابیں پہنی جاتی ہیں ان پر مسح جائز نہیں۔ ان کو اُتار کر پاؤں دھونے چاہئیں۔ (بہار شریعت)
کیونکہ تمام احادیثِ صحیحہ میں لفظ خفّین (موزے) کا ذکر آیا ہے۔

تائیدِ اہلحدیث: جرابوں پر مسح کرنے کے متعلق کوئی حدیث صحیح نہیں ہے۔ (فتاویٰ برکاتیہ ص۱۸ مفتی ابوالبرکات وہابی، فتاویٰ نذیریہ ص۳۲۷ ج۱)
لہٰذا جرابیں اتار کر پاؤں دھونے چاہئیں • موزوں کے اوپر کے حصے پر مسح کریں۔

جنّت کے در کھلتے ہیں

جو شخص وضو کے بعد کلمہ شہادت اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ پڑھے اُس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ جس سے چاہے داخل ہو۔ (صحیح مسلم ج۱ ص۱۲۲)
• سنن ابوداؤد و حصن حصین میں بھی بحوالہ ابوداؤد و نسائی، آسمان کی طرف نظر اٹھا کر پڑھنے کا ذکر آیا ہے۔ مگر انگلی اٹھا کر پڑھنا نہیں ملا۔ (محمد سرور عفی عنہ)

درود شریف:۔ جلاء الافہام کے ص۲۳۱ پر وضو کے بعد کلمہ شہادت کے ساتھ درود شریف

پڑھنے کے بارے میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل فرمائی ہے۔ لہٰذا درود شریف بھی پڑھنا چاہیئے۔ کیونکہ اسی حدیث میں ہے کہ فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ایسا کرے گا۔ فُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ۔ اس کے لیے رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

وضو کے بعد کی دعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ۔ (جامع ترمذی ج۱ ص۹)

وضو کے بعد نوافل :- وضو کے بعد دو رکعت نفل پڑھے (مکروہ، ممنوعہ اوقات نہ ہوں) یہ عمل جنت کو حاصل کرنے کے لیے کافی ہے (ابوداؤد ج۱ ص۲۳، مسلم ج۱ ص۱۲۱)

وضو کو توڑنے والی چیزیں
قرآن وحدیث کی روشنی میں

- سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ مگر اُونگھ آنے سے نہیں ٹوٹتا۔ (بخاری ج۱ ص۳۴، ابوداؤد ج۱ ص) مگر جب اونگھنے والا نیند کے غلبہ سے کھڑا بیٹھا گر جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ (کتب فقہ، بہار شریعت وغیرہ)
- حدث (دبر یا قبل سے ہوا کا نکلنا) وضو توڑ دیتا ہے۔ (بخاری ج۱ ص۳۴، ابوداؤد ج۱)
- جب دورانِ نماز ہوا خارج ہو جائے تو دوبارہ وضو کریں اور باقی نماز کو پورا کرلیں۔ (ابوداؤد، ترمذی، مؤطا امام مالک علیہ الرحمۃ)
- پاخانہ اور پیشاب سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ (قرآن۔ پ ۵، النساء)
- ودی مذی و عورت استحاضہ کے خون آنے سے وضو کرے۔ (ترمذی ج۱ ص۱۸)
- قے اور نکسیر و خون نکلنے سے وضو جاتا رہتا ہے۔ (ترمذی ج۱ ص۱۳، مؤطا امام مالک)

- غشی یا اتنا نشہ کیا کہ صاحبِ وضو کے چلنے میں پاؤں لڑکھڑا جائیں تو وضو کریں (قرآن پاک۔ فتاویٰ عالمگیری)
- غسل اور وضو کے بعد شرمگاہ کو ہاتھ لگانا یا دیکھنا اچھا نہیں اگر ایسا ہو جائے (یا کر لیا تو) وضو کرنا ضروری نہیں۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ یہ شرمگاہ انسان کے گوشت کا ایک ٹکڑا ہے۔ (نسائی، ترمذی ص۱۳ ج۱)
- گوشت وغیرہ کھانے یا دودھ وستو وغیرہ پینے کے بعد کلی کر لینا ہی کافی ہے۔ وضو کی حاجت نہیں۔ (ترمذی ص۱، ۱۴ وغیرہ)

جنبی کے احکام

- جنبی وہ ہے جس پر غسل کرنا فرض ہو جائے۔
- جنبی کا مسجد میں داخل ہونا منع ہے۔ قرآن کریم کو چھونا، تلاوت کرنا منع ہے۔ طواف کعبہ کرنا منع ہے۔ ہاں اگر بسم اللہ یا کوئی اور قرآنی آیت جو دعا سمجھ کر پڑھے وہ جائز ہے۔ (ترمذی ج۱ ص۹، ابوداؤد ص۴ ج۱ عام کتب حدیث و فقہ)
- عورت پر حیض و نفاس کے ایام کی نمازیں معاف ہیں۔ مگر روزہ کی قضا کریں۔ بخاری، ترمذی ج۱ ص۱۹)
- مستحاضہ عورت جسے ہر وقت خون آنے کی بیماری ہو۔ ہر نماز کے لیے نیا وضو کر کے نمازیں ادا کرے۔ اگر غسل کرے تو بہتر ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی ج۱ ص۱۸، مسلم ج۱ ص۱۵۱)
- حیض و نفاس والی کے ساتھ شوہر کا کھانا کھانا یا محرم کا جائز ہے نماز کا مصلیٰ پکڑانا جائز ہے (ترمذی ج۱ ص۱۹، ابوداؤد ج۱ ص۲۸، مسلم)
- جنبی اگر حالتِ جنابت میں مجبوراً سحری کھا کر روزہ رکھ لے۔ بعد اذاں کے غسل کرے ایسی حالت میں روزہ صحیح ہوگا۔ (ترمذی، مسند امام اعظم)
- جنبی کا سلام و دعا کرنا جائز ہے۔ (ابوداؤد ج۱ ص۳۰، بخاری، ترمذی ج۱ ص۱)

غسل کا طریقہ
احادیث کی روشنی میں

قارئین کرام غسل کرنے کے لیے نہایت باپردہ جگہ ہونی چاہیئے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اس کا بڑا اہتمام فرمایا کرتے تھے۔ (بخاری و مسلم ج۱ ص۱۵۳)

- غسل خانہ میں داخل ہوکر کپڑے اتار کر تین بار پہلے دونوں ہاتھوں کو دھوئے۔ (بخاری، مسلم ج۱ ص۱۴۷، ترمذی ج۱ ص۱۵)
- پھر جہاں نجاست لگی ہو۔ اگر نہ ہو تو پھر بھی کم از کم ناف سے گھٹنوں تک اچھی طرح صاف کریں۔ (بخاری)
- پھر دوبارہ ہاتھوں کو صابن کے ساتھ صاف کریں یا زمین پر رگڑ لیں۔ (مسلم ج۱ ص۱۴۷، ترمذی ج۱ ص۱۵)
- اس کے بعد نماز کے وضو کی طرح وضو کریں۔ وضو کرتے وقت ناک اور منہ میں مبالغہ کے ساتھ اچھی طرح پانی پہنچائیں۔ یہ فرض ہے۔ (بخاری، مسلم ج۱ ص۱۴۷)
- مرد سر اور داڑھی شریف کے بالوں کا اچھی طرح خلال کریں۔ کیونکہ بال بال کے نیچے جنابت ہوتی ہے۔ (ترمذی، مسلم ج۱ ص۱۵، ابوداؤد ج۱ ص۳۳)
- پھر پہلے سر پر اچھی طرح پانی بہالے۔ (ترمذی)
- اگر عورت نے سر کے بال باندھے ہوں تو (چوٹی بنائی ہو) بالوں کی جڑ تک پانی پہنچ جائے کافی ہے۔ چوٹی نہ کھولیں تو بھی صحیح ہے۔ (مسلم شریف)
- باقی سارے جسم کے بال بال کو تر کرنا فرض ہے (ترمذی ج۱ ص۱۵، مسلم ج۱ ص۱۵۹، بخاری)
- غسل کا مستعمل پانی اگر پاؤں کے نیچے کھڑے ہونے کی جگہ جمع ہوتا ہو تو قدموں کو ہٹا کر دھونا چاہیئے۔ (بخاری)

- غسل کرنے کے بعد تولیہ وغیرہ سے جسم کو صاف کرنا سنت ہے۔ مگر عادت نہ بنائیے۔ (ابوداؤد ص۳۳ ج۱)
- غسلِ مسنونہ کے بعد وضو کرنے کی حاجت نہیں ہے۔ غسل ہی سے نماز ادا کر سکتے ہیں۔ (ابوداؤد ج۱ ص۳۳، ترمذی ج۱ ص۱۶)

تیمّم کا بیان
قرآن و حدیث کی روشنی میں

قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ: فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ط (پ ۶، المائدہ: ۶)

(ترجمہ) پس اگر نہ پاؤ جب تم پانی تو پھر پاک مٹی سے تیمم کر لو یعنی اپنے چہروں اور ہاتھوں پر مسح کرو۔ اس پاک مٹی سے۔

حدیث پاک:۔ حضور پُرنور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے۔ کہ ہم جب پانی نہ پائیں تو زمین کی خاک ہمارے واسطے پاک کرنے والی بنائی گئی ہے۔ (ابن ماجہ ج۱ ص۴۲)

طریقہ شارع شریعت شارح اعظم آیاتِ قرآنی محبوب ربانی حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف مقامات پر جو تیمم کا طریقہ سکھلایا ہے۔ وہ احادیث میں موجود ہے۔

پہلے پاکی کی نیت کر لیں۔ پھر دونوں ہاتھوں کو مٹی پر مار کر اپنے چہرہ پر مسح کرو۔ پھر دوسری ضرب لگا کر اپنے ہاتھوں کا کہنیوں سمیت مسح کرو۔

ہاتھوں کو ضرب لگانے کے بعد تھوڑا سا جھاڑ لیں۔ ابن ماجہ ج۱ ص۴۳، شرح معانی الآثار ج۱ ص۸۷، ترمذی ج۱ ص۲۱، ابوداؤد ص۴۵-۴۶ ج۱)

برادرانِ اسلام! تیمم میں دو ضربیں ہیں۔ اس سلسلہ میں صحیح اسناد و ثقہ راویوں کے ساتھ احادیثِ کثیرہ وارد ہوئی ہیں۔ جن کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ امام نووی شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح مسلم شریف میں یہی فرمایا ہے۔ (شرح مسلم ج۱ ص۱۶۱) (مزید تفصیل کے لیے طحاوی شریف کا مطالعہ کریں۔ یا بہار شریعت جلد اول حصہ دوم، فتاویٰ رضویہ جلد اول)

حضراتِ محترم!

اب اختصار کے ساتھ نماز کا سُنّت طریقہ پیش خدمت ہے۔

ارشاد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ أُصَلِّيْ پڑھو نماز اس طرح جس طرح تم نے مجھے پڑھتے دیکھا۔ لہٰذا پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں نماز کتاب و سنت کی روشنی میں پوری زینت و آداب و احترام کے ساتھ ادا کرنی چاہیئے۔

؎ کھول کر دیکھ چشم دل لطف ہے کیا نماز میں
آتا ہے ہر طرف نظر نور خدا نماز میں
جلوہ ہے خاص رحمت حق کا نماز میں
انوار قدس کا ہے نظارا نماز میں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ (القرآن)

(ترجمہ) اے آدم کی اولاد اپنی زینت لو جب مسجد میں جاؤ۔ اسی آیت کی تفسیر میں تفسیر ابن عباس و ابن کثیر میں ہے۔ کہ نماز کے لیے پوری زینت یعنی مکمل لباس پہنو۔ ● مخالفین کے "صحیفۂ اہلحدیث" کراچی نے لکھا کہ "اس سے معلوم ہوا کہ ٹوپی یا عمامہ کے ساتھ نماز ادا کرنا اولیٰ و افضل ہے ● انہی کے "فتاویٰ نذیریہ" میں لکھا ہے کہ سستی سے ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ ہے ● "فتاویٰ برکاتیہ" میں تو یہاں تک لکھ چکے ہیں کہ ننگے سر پھرنا بے دین لوگوں نے اپنا خاص حلیہ اور خاص لباس بنایا ہوا ہے۔ دیندار وں کو ان جیسا حلیہ نہیں بنانا چاہیئے۔ بہرحال مذکورہ حوالہ جات سے بھی ثابت ہوا کہ نماز پورے اہتمام کے ساتھ ادا کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ عَلَيْكُمْ بِالْعَمَائِمِ (مشکوٰۃ ص۳۷۷) عمامے باندھا کرو۔ دوسری روایت میں ہے۔ عمامے کے ساتھ دو رکعت پڑھنا ستر رکعتوں سے افضل ہے۔ ایک جمعہ ستر جمعوں کے برابر ہے۔ (جامع الصغیر و مرقاۃ، مسند الفردوس) علامہ امام شعرانی نے کشف الغمہ میں حدیث نقل فرمائی ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ننگے سر نماز پڑھنے سے منع فرماتے۔ اس روایت کی تائید فتاویٰ نذیریہ وہابیہ سے بھی ہوتی ہے۔ لکھا ہے کہ "نماز میں سر ڈھانپنا سنّت ہے۔ عمامہ کے ساتھ نماز ادا کرنا افضل ہے۔ ننگے سر پڑھنا مکروہ ہے"۔

(فتاویٰ نذیریہ از مولوی نذیر حسین دہلوی)

نیّت حضرات گرامی! نماز پورے آداب و احترام کے ساتھ خلوصِ نیت کا ہونا بھی ضروری ہے۔ حکمِ باری تعالیٰ ہے۔ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ۔ (پ۳۰ ع۲۳: البیّنۃ) یعنی نہیں حکم کیے گئے لوگ

مگر یہی کہ عبادت کریں۔ اللہ تعالیٰ کی خالص نیت سے اس کے دین کے لیے۔
آیت شریفہ میں اخلاص کا حکم دیا گیا ہے۔ اور اخلاص بجز نیت کے ہو نہیں سکتا۔ اس لیے فقہاء فرماتے ہیں۔ کہ نیت صحیح کرنا صحت نماز کے لیے شرط ہے۔ بلاشبہ حقیقتِ نیت قصد قلبی کا نام اور دل کا کام ہے۔ کیونکہ ارشاد نبوی ہے۔ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات (بخاری) یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعمال کا دار ومدار نیتوں پر ہے۔ دوسری حدیث جو معجم کبیر میں ہے کہ نماز کے لیے نیت صحیح کرو۔ بہرحال صحت نماز کے لیے نیت قلبی کافی ہے اور زبان سے الفاظ ادا کرنا مستحب ہے۔ اس لیے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے کہ ایمان کامل نہیں ہوتا جب تک اسکا دل مستقیم نہ ہو۔ اور دل مستقیم نہیں ہوتا (حَتّٰی یَسْتَقِیْمَ لِسَانُہٗ) یعنی جب تک اس کی زبان صحیح نہ ہو۔ دوسری جگہ فرمایا۔ (یکون لسانہ مع قلبہ سواءً) جب تک زبان دل کے ساتھ نہ ہو۔ اسلئے جلیل القدر محدثین و فقہاء کرام و عارفین کاملین نے زبان سے نیت کہنے کو مستحب لکھاہے۔ فتاوی قاضی خاں، ہدایہ، فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ اسلامیہ میں تفصیل موجود ہے۔ یہ فتاوی جات ہمارے لیے حجت کاملہ ہیں۔ حدیث میں فرمایا گیا ہے۔ مَارَاٰہُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ۔ جس کام ومسئلہ کو کامل مسلمان اچھا کہیں وہ کام اللہ کے ہاں بھی اچھا ہے۔ (مرقاۃ تفسیر کبیر، کتاب الروح ابن قیم وغیرہ)

قیام | المختصر یہ ہے کہ نماز ایک اہم فریضہ ہے اسکی ادائیگی پورے ادب و حسنِ خوبی کے ساتھ ہونی چاہیئے۔ خالق کل ومالک کائنات جل جلالہ کا فرمان عالیشان ہے۔ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِیْنَ۔ کھڑے ہوں اللہ کے حضور ادب سے۔ (سورۃ بقرہ پ۲)

صف بندی | دوسرے مقام پر ارشاد ہوتا ہے۔ وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا۔ قسم ان کی

کہ باقاعدہ صف باندھیں۔ (سورۃ الصّٰفّٰت) • اسلام میں صف بندی کی بڑی اہمیت ہے بالخصوص جہاد و نماز کے وقت۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم رُصُّوْا صُفُوْفَكُمْ وَقَارِبُوْا بَیْنَهَا وَحَاذُوْا بِالْاَعْنَاقِ الخ (مشکوٰۃ ص۹۷)
(ترجمہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صفوں کو ملایا کرو اور قریب ہو کر کھڑے ہوں اور گردنوں کو آپس میں برابر کرو۔ پہلے اول صف مکمل کریں پھر باقی صفیں۔

• اب صف بندی کے بعد انتہائی عجز وانکساری کے ساتھ جانب کعبۃ اللہ منہ کر کے ہاتھ اٹھاتے ہوئے اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہہ کر نماز شروع کیجیئے۔ احادیث شریف کے مطابق ہاتھ اٹھاتے وقت ہتھیلیاں جانب کعبہ ہوں۔ اور انگلیاں سیدھی اور مناسب کھلی رکھیں۔ (ترمذی)

ہاتھوں کو کانوں تک اٹھانا | حدیث شریف میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھاتے۔ وَحَاذٰی بِاِبْهَامَیْهِ اُذُنَیْهِ ثُمَّ کَبَّرَ یعنی انگوٹھے کانوں کے برابر کرتے پھر اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہتے۔ (ابوداؤد ج۱ ص۱۱۲، مسلم، مسند امام اعظم)

ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا | اب دونوں ہاتھوں کو ناف کے نیچے باندھ لیجئے۔ جیسا کہ نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ مبارکہ ہے۔ صحابیٔ رسول فرماتے ہیں۔ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم یَضَعُ یَمِیْنَهٗ عَلٰی شِمَالِهٖ فِی الصَّلٰوةِ تَحْتَ السُّرَّةِ۔ میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نماز میں دائیں ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر رکھتے ناف کے نیچے (مصنف ابن ابی شیبہ [illegible])

• صاحب آثار سنن فرماتے ہیں۔ اسنادہ صحیح۔ اس کی اسناد بھی صحیح ہے۔

• حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا سنت ہے"۔
(سنن ابوداؤد ج۱، مسند احمد ج۱ ص۱۱۳، سنن الکبریٰ ج۲، نیل الاوطار)

• مخالفین کے قاضی شوکانی نے بھی ابو داؤد کے حوالہ کا ذکر کیا ہے (دیکھئے نیل الاوطار ج۲)

• امام ابو عیسیٰ مصنف جامع ترمذی لکھتے ہیں کہ متعدد حضرات صحابہ کرام و تابعین و علماء کا ہاتھوں کو ناف کے نیچے باندھنے کا معمول تھا۔ (جامع ترمذی ص۵۷ ج۱، ابن ابی شیبہ ج۱) ہاتھ باندھتے وقت داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ کے اوپر رکھیں۔ یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ مبارکہ ہے۔ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى۔ (ترمذی ص۶۷ ج۱، ابو داؤد ج۱ مسلم ج۱، ابن ماجہ ص۵۷ ج۱) بلکہ کف کے اوپر کف یعنی ایک ہتھیلی کو دوسری کے اوپر (کلائی پر) رکھنے کے الفاظ بھی موجود ہیں۔ (نسائی ص۱۱۴ ج۱ و دیگر کتب احادیث وغیرہ)

ثناء پیارے اسلامی بھائیو! اب ہاتھوں کو باندھنے کے بعد ثناء پڑھئے۔ اللہ کریم کا ارشاد ہے۔ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ (سورۃ الطور) یعنی اے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم جب آپ نماز کے لیے کھڑے ہوں تو پہلے اپنے رب کی تسبیح (ثناء) پڑھ لیں۔ یعنی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ (بحوالہ صحیح مسلم، جامع ترمذی، مسانید امام اعظم)

تعوذ و تسمیہ اس کے بعد امام اور اکیلا نماز پڑھنے والا تعوذ و تسمیہ پڑھے۔ امام جہری نمازوں یعنی مغرب و عشاء و فجر میں الحمد للہ بلند آواز میں قرأت کرے جبکہ تعوذ و تسمیہ (سرًا) آہستہ پڑھیں۔ حدیث شریف میں ہے۔ حضرت انس روایت کرتے ہیں۔ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم و ابا بکرٍ و عمر كانوا يُسِرُّوْنَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ یعنی نبی کریم علیہ السلام اور حضرت ابو بکر صدیق حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہم بسم اللہ آہستہ پڑھتے تھے۔ (طحاوی ص۱۴۹ ج۱، مجمع الزوائد) بخاری و مسلم میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم يَفْتَتِحُوْنَ الصَّلٰوةَ بِالْحَمْدِ یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام مذکورہ خلفاء حضرات نماز کی قرأت (بلند آواز سے) الحمد للہ سے شروع کرتے امام مسلم و امام نسائی نے بسم اللہ آہستہ پڑھنے کے باقاعدہ باب باندھے ہیں۔

صحابیٔ رسول علیہ السلام عبد اللہ بن مغفل فرماتے ہیں بلند آواز سے بسم اللہ پڑھنا بدعت ہے۔ جیسا کہ طحاوی ج۱، ترمذی شریف ج۱، مصنف ابن ابی شیبہ ج۱ میں ہے۔

قرأت مطلق اکیلا نماز پڑھنے والا تمام نمازوں میں مکمل قرأت آہستہ ہی کریگا۔ مگر امام نماز فجر، مغرب و عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں بلند آواز سے قرأت کرے گا۔ ظہر و عصر میں آہستہ۔ خیال رہے۔ نماز کے قیام میں مطلق قرأت فرض ہے۔ قرأت کا معنیٰ ہے قرآن پاک کا پڑھنا یعنی جتنا میسر ہو سکے۔ ادائے فرضیت کے لیے ایک بڑی تین چھوٹی آیات ایک رکعت میں پڑھنا ضروری ہے۔ مگر سورۃ فاتحہ مکمل اور اس کے بعد کوئی سی آیات (مقدار مذکورہ کے برابر) امام اور اکیلے پڑھنے والے پر فرض ہے۔ اگر سہواً رہ جائے تو سجدہ سہو واجب ہے۔

مسئلہ امام کی اقتدا کا مقتدی حضرات امام کے پیچھے نہ فاتحہ پڑھے اور نہ کوئی اور آیاتِ قرآنی۔ بلکہ مقتدی خاموشی اور توجہ کے ساتھ امام کی قرأت سماعت کرے۔ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے۔ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (القرآن) جب بھی قرآن پڑھا جاوے تو اس کی طرف کان لگاؤ (سنو) اور چپ رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ (سورۃ الاعراف آیت ۲۰۴)

حضرات گرامی۔ دیگر آیات قرآنیہ کی طرح سورۃ فاتحہ کی آیات بھی قرآن ہیں۔ مفسر قرآن حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اسی آیت کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔ یعنی فِي الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ (المفروضہ) یعنی جب قرآن پاک پڑھا جائے۔ تو تم سنو۔ یہ حکم فرض نمازوں کے لیے ہے۔ یعنی مقتدی حضرات امام کی قرأت خاموشی کے ساتھ سنے۔ (تفسیر ابن عباس ص۱۴۴، تفسیر در منثور)

• رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ امام اس لیے بنایا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ اِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَءَ فَاَنْصِتُوْا۔ جب امام تکبیر کہے تو تم بھی کہو

اور جب قرأت کرے تو تم خاموش رہو۔ (ابن ماجہ ص۶۱ ج۱، ابوداؤد ص۶۱ ج۱، مسلم ص۱۷۴ ج۱، ابن کثیر تفسیر وغیرہ) اب اس حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جس نے ایک رکعت بھی الحمدللہ کے بغیر پڑھی اس کی نماز نہیں البتہ امام کے پیچھے۔ الفاظ اس طرح ہیں (اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ وَرَآءَ الْاِمَامِ) یعنی امام کی اقتداء میں نماز ہو جاتی ہے۔ مقتدی فاتحہ نہ پڑھے۔ (ترمذی ص۶۶ ج۱، طحاوی ص۱۵۹ ج۱)

• امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ جو حدیث شریف میں ہے کہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں وہ حدیث اکیلے نمازی کے لیے ہے۔ (ترمذی ص۵۵ ج۱ پر اِذَا کَانَ وَحْدَهٗ کے الفاظ موجود ہیں) باقی جس صحاح کی روایت سے امام کی اقتدا میں پڑھنے کا بیان کیا جاتا ہے وہ سب ضعیف ہیں۔ یہ تحقیق مخالفین وہابیہ سعودیہ کے شیخ ناصر الدین البانی نے لکھی ہے۔ پڑھیئے اسکی "ضعیف سنن ابوداؤد"۔

ظہر و عصر کی قرأت | باقی سری نمازوں یعنی ظہر و عصر جن رکعتوں میں امام قرأت آہستہ کرتا ہے۔ ان میں بھی مقتدی حضرات قرأت نہ کریں بلکہ خاموش رہیں۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر یا عصر کے سلام کے بعد مقتدی نمازیوں کو مخاطب ہو کر فرمایا۔ تم میرے پیچھے پڑھتے ہو تمہارے پڑھنے نے مجھے الجھن میں ڈالا۔ (مسلم ص۱۷۲ ج۱، ابوداؤد ص۱۲۷ ج۱) • اسی بیہقی شریف (جلد دوم) میں بھی یوں روایت ہے۔ فَنَهَاهُمْ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام کی اقتداء میں قرأت سے منع کر دیا۔ نیز فرمایا قِرَاءَةُ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَاءَةٌ امام کی قرأت مقتدی کی قرأت ہے۔ (مسند امام اعظم ص۶۱، ابن ماجہ ص۶۱ ج۱)

ان تمام احادیث سے معلوم ہوا کہ مقتدی کو امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ وغیرہ

کی قرأت نہیں کرنی چاہیئے۔ ان روشن دلائل کے ہوتے ہوئے بھی اگر کوئی ضد سے اس کی مخالفت کرتا ہے تو وہ حق پر نہیں نہ اس کی نماز صحیح ہے۔ حضرت زید بن ثابت نے فرمایا۔ مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْاِمَامِ فَلَا صَلٰوةَ لَهٗ۔ یعنی جو امام کی اقتداء میں پڑھتا ہے اس کی نماز صحیح نہیں ہوتی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۱۳ ج۱)

آمین کا مسئلہ | الحمد شریف کے بعد امام و مقتدی دونوں آہستہ آمین کہیں۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آمین آہستہ ہی پڑھتے تھے۔ (ابوداؤد ج۱، ترمذی ج۱)

• عمدۃ القاری، آثار سنن میں ہے۔ کہ حضرت عمر فاروق، حضرت علی اور طبرانی میں حضرت علی اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہم کا ذکر ہے۔ یعنی یہ تمام صحابہ کرام "آمین" آہستہ ہی کہتے تھے۔

رکوع | قیام کے بعد تکبیر "اللہ اکبر" کہتے ہوئے رکوع کریں۔ اللہ کریم کا فرمان ہے۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا۔ اے ایمان والو۔ رکوع اور سجدہ کرو (سورۃ الحج آیت: ۷۷) • نبی اکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رکوع اور سجدے صحیح کرو (مشکوٰۃ ص۸۲) احادیث کے حوالہ جات کے مطابق رکوع پورے سکون سے کریں۔ کمر کو بالکل سیدھا رکھنا چاہیئے۔ اگر پشت پر پانی کا پیالہ بھی رکھا جائے تو وہ ٹھہر جائے۔ ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھیں۔ رکوع میں کم از کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ پڑھیئے۔ (ذٰلِكَ اَدْنَاهُ) یہ ادنیٰ کم سے کم تعداد ہے۔ پانچ مرتبہ کہنا بہتر ہے۔ (ترمذی)

قومہ | حدیث شریف کے حکم کے مطابق امام یا مقتدی یا تنہا ہونے کی صورت میں سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے ہوئے سر اٹھائے۔ مقتدی اور تنہا ہو تو رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہے۔ (بخاری ج۱، ترمذی ج۱، ابن ماجہ ج۱)

یعنی باجماعت نماز ادا کرنے والا امام کی اقتداء میں صرف رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہے گا۔
اکیلے پڑھنے والا تسمیع و تحمید دونوں کہے گا۔ امام بھی اگر دونوں کہہ لے تو بہتر ہے۔

رفع یدین | معززین گرامی! رکوع جاتے اور اٹھتے وقت یا سجدہ کرتے وقت کسی مقام پر بھی رفع یدین (ہاتھوں کو اٹھانا) جائز نہیں۔ کیونکہ یہ خشوع وسکون کے خلاف ہے۔ ابتدائے اسلام میں بعض دیگر اعمال کی طرح رفع یدین ہوا بعد میں چھوڑ دیا گیا۔ اب صرف پہلی تکبیر تحریمہ کے ساتھ رفع یدین کیا جاتا ہے بعد میں نہیں۔

● شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں۔ "حکم رفع یدین منسوخ است"۔ (شرح سفر سعادت)

● سیدنا حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس مسجد میں تشریف لائے اور فرمایا۔ مَالِيْ اَرَاكُمْ رَافِعِيْ اَيْدِيْكُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ اُسْكُنُوْا فِي الصَّلٰوةِ۔ (مسلم ج۱ ص۱۸۱) مجھے کیا ہے میں تمہیں رفع یدین کرتے دیکھ رہا ہوں۔ نماز میں سکون سے رہو۔ سنن الکبریٰ جلد دوم میں بھی ایسا ہی لکھا ہے۔
معلوم ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام کو رفع یدین کرتے دیکھا اور اسے منع فرما دیا۔ اس لیے حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رفع یدین کیا ہم نے بھی کیا۔ آپ نے چھوڑ دیا ہم نے بھی چھوڑ دیا۔

● نیز حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ پڑھاؤں۔ فَصَلّٰى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ اِلَّا فِيْ اَوَّلِ مَرَّةٍ۔ آپ نے نماز پڑھی اور نماز میں رفع یدین نہ کیا مگر پہلی مرتبہ۔
(جامع ترمذی ج۱ ص۳۵، ابوداؤد ج۱ ص۱۹، مسند امام اعظم ج۱ ص۹۶، نسائی اور ابن ابی شیبہ)

● اسی پر امام ترمذی نے فرمایا اکثر صحابہ کرام و تابعین رضی اللہ عنہم کا یہی مسلک ہے۔ یہ حسن صحیح ہے۔ (ترمذی ج۱ ص۵۸) ● حضرت امام نسائی نے باقاعدہ ترک رفع یدین

کا باب باندھ کر یہی حدیث شریف لکھی ہے۔ (سنن نسائی ج۱ ص۱۵۸)

● حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ۔ یعنی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ کہ آپ نے صرف نماز کے شروع میں (پہلی تکبیر کے ساتھ) رفع یدین کیا۔ بعد میں کسی مقام پر رکوع جاتے اور سر اٹھاتے وقت (لَا يَرْفَعُهُمَا) یعنی رفع یدین نہیں کیا۔ (مسند حمیدی، صحیح ابن ابو عوانہ، نصب الرایہ)

● اسیطرح سنن ابوداؤد جلد اول اور طحاوی جلد اول میں ہے۔ حضرت براء بن عازب سے صحیح روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے شروع میں کانوں تک ہاتھ اٹھاتے (ثُمَّ لَا يَعُوْدُ) پھر ایسا نہ کرتے۔

خیال رہے۔ خلفاء اربعہ، عشرہ مبشرہ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی پہلی تکبیر کے بعد رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ تفصیل و تحقیق کے لیے پڑھیئے کتاب (کشف الرین از علامہ محمد عباس رضوی اور مصنف کی کتاب امام الانبیاء کی نماز)

جنازہ و رفع یدین | اسیطرح نماز جنازہ میں بھی رفع یدین صرف اول تکبیر کے ساتھ ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ عَلٰى جَنَازَةٍ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِيْ اَوَّلِ تَكْبِيْرَةٍ۔ یعنی بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ کی صرف پہلی تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھائے۔ ملاحظہ ہو (جامع ترمذی ج۱ ص۱۲۴)
مخالفین وہابیہ کے فتاویٰ علماء حدیث ص۵۸ میں ہے کہ جنازہ کی تمام تکبیرات کے ساتھ رفع یدین کرنا کسی صحیح مرفوع قولی یا فعلی حدیث سے ثابت نہیں ہے۔

مسئلہ | جماعت میں ملنے والا نمازی اگر امام صاحب کے رکوع سے سر اٹھانے سے قبل قیام کر کے رکوع میں مل جائے تو اس شخص کی یہ رکعت شمار ہو جائے گی۔ جیسا کہ یعملِ ابوبکرہؓ بخاری جلد اول میں ہے اور ابن ابی شیبہ، ابوداؤد کی احادیث میں ہے۔

فرمایا: اِذَا جِئْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ وَنَحْنُ سُجُوْدٌ فَاسْجُدُوْا وَلَا تَعُدُّوْھَا شَیْئًا وَمَنْ اَدْرَکَ الرَّکْعَۃَ فَقَدْ اَدْرَکَ الصَّلٰوۃَ - ترجمہ: جب تم نماز میں اس وقت آؤ کہ ہم سجدہ میں ہوں تم سجدہ کرو مگر رکعت شمار نہ کرو اور جب تم رکوع میں مل جاؤ تو رکعت کر لو۔

معلوم ہوا۔ نمازی اگر جماعت میں شامل ہو کر چند ساعت قیام کرنے کے بعد رکوع میں مل جائے اسکی یہ رکعت شمار ہوگی۔ جس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مقتدی پر سورۂ فاتحہ پڑھنی واجب نہیں ورنہ بغیر سورۂ فاتحہ کے رکعت کیسے شمار ہوئی ● اب رکوع سے سیدھا کھڑے ہوں (پورے سکون کے ساتھ قومہ کریں) یہ واجب ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔ اِعْتَدِلْ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ - کہیں فرمایا۔ حَتّٰی یَسْتَوِیَ قَائِمًا۔ یعنی بالکل سیدھے ہو کر پھر سجدہ کرو۔ (ترمذی ص۴۰ ج۱، ابوداؤد ص۱۲۲ ج۱، مسلم ج۱)

حضرات محترم! سکون واطمینان سے قومہ میں رَبَّنَا لَکَ الْحَمْد کہنے کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ میں جائیں۔

سجدہ | نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام جب سجدہ کو جاتے تو پہلے اپنے گھٹنے مبارک زمین پر رکھتے پھر ہاتھوں کو اور اٹھتے وقت اس کا الٹ فرماتے یعنی اٹھتے وقت پہلے ہاتھ اٹھاتے پھر گھٹنے اٹھاتے۔ (ابوداؤد ص۱۲۲ ج۱، جامع ترمذی ص۵۹ ج۱، ابن ماجہ، مسند امام اعظم) ● صحیح بخاری میں ہے۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَۃِ اَعْظُمٍ - یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم ہے کہ میں سات اعضا پر سجدہ کروں پیشانی بمعہ ناک، دونوں ہاتھ دونوں گھٹنے، دونوں پاؤں ● ایک رکعت کے دونوں سجدے فرض ہیں۔ (ترمذی) ● سجدہ میں دونوں ہاتھ کانوں کے پاس رکھے۔ (مسلم) ● سجدہ میں ہاتھوں کو پہلوؤں سے جدا رکھے۔ (ترمذی) ● سجدہ کی حالت میں پاؤں کی تمام انگلیوں کے سر قبلہ کی

طرف ہوں۔ (بخاری ومسلم، ترمذی) ● سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی تین یا پانچ بار پڑھے۔ (ترمذی) ● سجدہ ورکوع امام سے قبل کرنا یا پہلے اٹھنا سخت منع ہے۔ (مسلم، مشکوٰۃ) ● سجدہ کی حالت میں بازوؤں و کہنیوں کو اٹھائے رکھے۔ (مسلم شریف) خیال رہے۔ سجدہ کی حالت میں پاؤں زمین پر لگے رہیں۔ فرض ہے اگر پاؤں زمین سے اٹھ گئے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ ایک پاؤں بھی اٹھ گیا۔ تو مکروہ تحریمی ہے۔ صرف انگلیوں کی نوک لگانا مکروہ ہے۔

گرامی قدر! نماز کے تمام ارکان سکون واطمینان سے ادا کریں۔ اللہ کریم کا ارشاد ہے۔ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلٰوتِھِمْ خٰشِعُوْنَ (سورۃ المؤمنون آیت ۱، ۲)

ترجمہ "تحقیق مراد کو پہنچے ایمان والے جو اپنی نمازیں خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کرتے ہیں"۔ اب سجدہ سے اللہ اکبر کہتے ہوئے سر اٹھائے۔ خیال رہے ایک سجدہ کے بعد تھوڑی دیر بیٹھنے کو جلسہ کہتے ہیں۔ جو کہ واجب ہے۔ حدیث شریف کے مطابق جلسہ اور دو قعدوں (التحیات) میں بیٹھنے کا سنت طریقہ یہ ہے۔ کہ دایاں قدم کھڑا کیا جائے اور بائیں قدم کو بچھا دیا جائے۔ (صحیح بخاری ص۱۱۴ ج۱، سنن ابوداؤد، جامع ترمذی ص۶۲ ج۱، مسند امام اعظم ص۷۴، شرح معانی الآثار) اور مسلم شریف کے یہ الفاظ ہیں۔ کَانَ یَفْرِشُ رِجْلَہُ الْیُسْرٰی وَیَنْصِبُ رِجْلَہُ الْیُمْنٰی (ترجمہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم بایاں پاؤں بچھاتے تھے اور دایاں پاؤں کھڑا کرتے تھے (مشکوٰۃ ص۷۵)

(نوٹ) قعدہ اول ہو یا آخری بیٹھنے کا طریقہ یہی ہے جو بیان ہوا ہے۔

● دونوں سجدوں کے بعد بغیر بیٹھے اپنے گھٹنوں پر ٹیک لگاتے ہوئے قدموں کے اگلے حصہ پر کھڑے ہو جائیں۔ یہی طریقہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم و صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔ (بخاری ومسلم کے الفاظ ہیں۔ کہ سجدوں کے بعد

اَرْفَعَ حَتّٰی تَسْتَوِیَ قَائِمًا۔ جامع ترمذی ص۳۸ ج۱ بیں عَلٰی صَدُوْرِ قَدَمَیْہِ ابوداؤد ج۱ میں ہے فَقَامَ لَمْ یَتَوَرَّكْ نیز مصنف ابن ابی شیبہ جلد اول ص۳۱ میں ہے۔ حضرات صحابہ کرام قیام کی طرف اُٹھتے وقت بغیر بیٹھے قدموں پر ہی سیدھے کھڑے ہو جاتے۔ (رضی اللہ عنہم)

دوسری رکعت | اب دوسری رکعت کیلئے اللہ اکبر کہتے ہوئے کھڑے ہو جایئے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ کر سورۃ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھ کر رکوع، قومہ، سجدہ، جلسہ پھر سکون کے ساتھ سجدہ کریں۔

قعدہ اولیٰ | میں بیٹھنے کیلئے دایاں پاؤں کھڑا کریں بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جائیں۔ دونوں ہاتھوں کو رانوں پر گھٹنوں کے قریب رکھیں۔ اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک کے مطابق قعدہ اولیٰ میں پڑھیئے۔ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ۞ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ (مشکوٰۃ ص۸۵، ترمذی)

اشارہ کرنا | ابن ماجہ میں ہے کہ التحیات پڑھتے ہوئے کلمہ شہادت پر پہنچ کر شہادت کی ساتھ والی انگلی اور انگوٹھا کو ملا کر حلقہ بنائیں اور شہادت کی انگلی ایک دفعہ اشارۃً لَآ کلمہ پر اٹھائیں اور اِلَّا اللّٰهُ کہہ کر نیچے کر لیں۔ نیز انگلی اٹھا کر حرکت نہ دیں کیونکہ حدیث میں ہے لَا يُحَرِّكُهَا (ابوداؤد شریف ص۱۴۳ ج۱) (مشکوٰۃ ص۸۵ بحوالہ نسائی، آثار سنن)

لہ السلام علیک ایہا النبی کی تعلیم سب کے لیے ہے اور قیامت تک رہے گی۔ جس سے معلوم ہوا یا نبی سلام علیک پڑھنا صحیح ہے۔ آپ علیہ السلام کے وصال کے بعد صیغہ حاضر حرف ندا یَا کے ساتھ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ کہنا جائز ہے۔ کیونکہ السلام علیک ایہا النبی بطریق انشاء ارادہ خشوع کے ساتھ پڑھا جاتا ہے نہ کہ حکایتاً۔ آپ نے تعلیم و عمل کیلئے سکھایا تھا۔ اسلئے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ

پچھلی رکعتوں کے احکام | قعدہ اولیٰ میں تشہد عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ تک پڑھ کر فوراً اللہ اکبر کہتے ہوئے تیسری رکعت کو کھڑے ہو جایئے۔ پچھلی رکعتوں میں صرف سورۃ فاتحہ کی قرأت کرنی ہے (مقتدی ہونے کی صورت میں یہاں بھی خاموش رہے) لیکن فرض نماز کے علاوہ تین وتروں وسنن اور نوافل کی ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے ساتھ کوئی آیات پڑھنی واجب ہے۔

غیر مؤکدہ سنت و نوافل کا قعدہ اولیٰ | میں مکمل التحیات پڑھ کر بغیر سلام پھیرے کھڑے ہو جائیں اور تیسری رکعت کو ثناء سے شروع کریں۔ پھر اعوذ باللہ و بسم اللہ کے ساتھ قرأت فاتحہ شروع کریں۔ چوتھی رکعت کو بسم اللہ والحمد سے شروع کریں۔

قعدہ آخیرہ | اب قعدہ آخیرہ میں بیٹھ کر تشہد و درود شریف پڑھیئے۔ درود شریف اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۞ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ (مشکوٰۃ، آثا[illegible] نماز میں یہی درود شریف پڑھا جائے گا۔ یہ نماز کے لیے خاص ہے۔ جیساکہ دیگر کتب احادیث کے علاوہ ابن قیم کی جلاء الافہام میں بھی اسکی تخصیص موجود ہے۔

سلام | اب درود شریف کے بعد کوئی ماثورہ دعا پڑھ کر نیت کے ساتھ پہلے دائیں طرف چ[illegible] پھیرتے ہوئے کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور اسی طرح بائیں طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہیئے (سنن ا[illegible] ترمذ[illegible]

وَالْاَرْضِ۔ جب تم یہ پڑھو گے یہ ہر نیک بندے (جس پر سلام پڑھو گے) پہنچ جائے گا۔ خواہ وہ زمین [illegible] ہو یا آسمانوں میں۔ ~ دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان — کانِ لعل کرامت پہ لاکھوں سلام (بخاری ص۹۲۳ ج۲)

اہلحدیث وہابیہ حضرات کے محدث نواب صدیق الحسن خاں نے لکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر جان کر سلام پیش کریں۔ (مسک الختام فارسی ص۲۶۰ ج۱)

خروج بصنعہ نیت | سلام پھیرتے وقت خروج نماز کی نیت کے ساتھ ساتھ امام مقتدیوں کی، مقتدی حضرات امام کے ساتھ دونوں طرف کے نمازیوں کے علاوہ فرشتوں (پر سلامتی کی دعا) کی نیت بھی کریں۔ (سنن ابوداؤد، درمختار وغیرہ) • خیال رہے۔ پہلی بار لفظ سلام ارادہ سے کہتے ہی امام نماز سے باہر ہو گیا۔ اس وقت اگر کوئی شریک جماعت ہوگا تو اس کی اقتدا نہ ہوگی۔

سلام کے بعد بیٹھنے کا طریقہ | سلام پھیرنے کے بعد امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم چہرہ انور نمازیوں کی طرف فرما لیتے تھے۔ نیز حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سیدنا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اپنی دائیں جانب کو نماز کے بعد تشریف رکھتے اور کبھی بائیں طرف کو۔ (بخاری، نسائی، آثار سنن)

• مخالفین کے مفتی نذیر حسین دہلوی نے بحوالہ ابن ابی شیبہ لکھا ہے۔ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد مقتدیوں کی طرف چہرہ انور فرما کر ہاتھوں کو اٹھا کر دعا فرماتے تھے۔ (فتاوی نذیریہ ص۵۶۴)

نماز کے بعد ذکر | اہلسنت کی مساجد میں نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کیا جاتا ہے۔ یہ جائز ہے۔ حکم قرآنی ہے۔ فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ۔ (سورۃ النساء: ۱۰۳)

(ترجمہ) پھر جب تم نماز پڑھ چکو تو اللہ کی یاد کرو۔ • امام بخاری و مسلم نے باب الذکر بعد الصلوٰۃ کے تحت حضرت ابو معبد و عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے لکھا ہے۔ کہ اَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِيْنَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ كَانَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ یعنی فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں تھا۔ (بخاری ص۱۱۶ ج۱، مسلم ص۲۱۷ ج۱)

• مخالفین کے فتاویٰ ابن تیمیہ اور محقق عبیداللہ مبارکپوری و دیوبندیوں کے محدث محمد زکریا کاندھلوی نے لکھا ہے کہ نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کرنا مستحب ہے۔ (ملخصاً)

ماہنامہ "اہلسنت" گجرات بحوالہ شرح مشکوٰۃ مبارکپوری۔ اللامع الداری علی جامع بخاری

• شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے فرمایا۔ کہ جہر بذکر مطلقاً و بعد از نماز مشروع است (اشعۃ اللمعات)

حضرات محترم! مشکوٰۃ کی حدیث کے مطابق افضل ذکر لا الٰہ الا اللہ ہے۔ مزید برآں خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد لا الٰہ الا اللہ کا ذکر فرماتے تھے (علل الحدیث ص۱۱۱ ج۲ از محدث ابی ابن حاتم متوفی ۳۲۷ھ) • حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو نماز کے بعد تین مرتبہ لا الٰہ الا اللہ پڑھے گا۔ اسکی قبر روشن، پلصراط پر نور ہوگا اور وہ جنت میں داخل ہوگا۔ انشاء اللہ۔ (بحوالہ مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۳ جلد۱) • خود رسول اکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد تین مرتبہ پڑھتے۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ (سنن نسائی ص۱۹۷ ج۱)

بعد نماز صلوٰۃ پڑھنا | حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم نماز پڑھ چکو تو بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد اور صَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُ (مجھ پر صلوٰۃ) درود شریف پڑھو پھر دعا کرو (مشکوٰۃ ص۸۶) • غیر مقلدین کے امام ابن قیم نے باب باندھا ہے۔ (الصلوٰۃ عَلَيْهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَقِيْبَ الصَّلَوٰتِ) نمازوں کے بعد درود شریف پڑھنا (جلاء الافہام)

اب ذکر و صلوٰۃ کے بعد انتہائی عجز و انکساری کے ساتھ دعا کیجئے۔

دعا بعد نماز | اللہ کریم نے فرمایا۔ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ (سورۃ الم نشرح)

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اسی آیت کریمہ کی تفسیر و ترجمہ میں فرماتے ہیں۔ کہ جب نماز فرض سے فارغ ہو جائیں تو خشوع کے ساتھ دعا میں مشغول ہو جائیں (تفسیر ابن عباس ص۱۱۴) بالفاظ اختلاف تفسیر ابن کثیر، تفسیر بیضاوی وغیرہ میں بھی یہ روایت موجود ہے۔

• خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دُبُرَ الصَّلَوٰتِ الْمَكْتُوْبَاتِ۔ فرض نمازوں کے بعد دعا زیادہ قبول ہوتی ہے۔ (ترمذی ص۱۸۸ ج۲) • امام بخاری نے باقاعدہ باب باندھا

الدُّعَاءِ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ (دعا بعد نماز) (بخاری صـ۹۳۷ ج۲)

● دعا میں ہاتھ اٹھانا سُنّت ہے۔ (ابن ماجہ صـ۲۷۵ ج۱، بخاری صـ۹۳۸ ج۱)
● نیز دعا میں ہاتھ چہرہ پر پھیرنے چاہئیں یہ سنّت ہے۔ (ابوداؤد صـ۲۱۶ ج۱)
● مولوی اشرف علی دیوبندی نے بھی جائز لکھا ہے۔ (درود و دعا)
● مولوی محمد صادق وہابی نے لکھا ہے نبی کریم علیہ السلام نماز کے بعد مقتدیوں کی طرف چہرہ فرما کر ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے پھر ہاتھوں کو چہرہ اقدس پر پھیرتے۔ (صلوٰۃ الرسول)

تعداد رکعت سنن

سنّتِ فجر | پہلے دو سنتیں۔ (مسند امام اعظم، بخاری صـ۱۵۷ ج۱، ابن ماجہ صـ۸ ج۱)

سنّتِ ظہر | پہلے چار سنتیں، پھر دو سنتیں فرضوں کے بعد (بخاری صـ۱۵۷ ج۱، مسلم صـ۲۵۲ ج۱)

سنّتِ عصر | پہلے چار سنتیں (غیر مؤکدہ) (ابوداؤد صـ۱۸۰ ج۱، جامع ترمذی صـ۸۲ ج۱)

سنّتِ مغرب | فرضوں کے بعد دو سنتیں (بخاری صـ۱۵۷ ج۱)

خیال رہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز عصر کے بعد مغرب تک کوئی نماز نہیں
● حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نماز مغرب سے قبل نفل پڑھنے والوں کو منع کیا کرتے تھے (مشکوٰۃ)
● حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر، حضرت عثمان (رضی اللہ عنہم) مغرب کی نماز سے قبل نفل نہیں پڑھتے تھے۔ (مصنف عبدالرزاق صـ۴۳۵ ج۲) جو لوگ نماز مغرب سے قبل نفل پڑھتے ہیں وہ صحیح نہیں۔

سنّتِ عشاء | فرضوں کے بعد دو سنتیں۔ (بخاری صـ۱۵۷ ج۱)

نمازِ وتر تین رکعت | تین وتر واجب ہیں۔ (دو سنت کے بعد دو نفل اور پھر وتر ہیں)
(ترمذی صـ۱۰۴ ج، ابوداؤد صـ۲۰۱ ج۱، ابن ماجہ صـ۳۴ ج۱، نسائی صـ۱۰۸ ج۱، مسند امام اعظم صـ۱۸ بخاری صـ۱۳۵ ج۱، قیام اللیل صـ۲۰۵ ج۱، مصنف عبدالرزاق صـ۲۹۵ ج۲)

سُنّت جمعۃ المبارک | خطبہ سے قبل چار سنتیں (بروایت ابن عباس، ابن ماجہ صـ۷۹ ج۱ شرح مسلم سعیدی بحوالہ مصنف عبدالرزاق صـ۲۴۷ ج۳)

نماز جمعہ کے بعد | (فرضوں کے بعد) چار سنتیں، دو سنتیں۔ (ابن ماجہ صـ۷۹ ج۱، مشکوٰۃ صـ۱۰۴، مسلم صـ۲۸۸ ج۱)

● حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بعد میں چھ رکعتیں پڑھتے تھے۔ (مشکوٰۃ صـ۱۰۵، طحاوی صـ۲۳۴ ج۱)
● حضرت علی رضی اللہ عنہ بعد میں چھ رکعتیں پڑھتے اور پڑھنے کا حکم دیتے۔ (طحاوی صـ۲۳۴ ج۱، ترمذی صـ۱۰ ج۱، مصنف عبدالرزاق صـ۲۴۷ ج۳)

نوافل کا بیان

نمازِ فجر | اذان فجر کے بعد فرضوں سے پہلے صرف دو رکعتیں سنت پڑھے۔ نفل کسی قسم کے نہ پڑھے۔ کیونکہ اذان کے بعد دو رکعت سنت کے علاوہ نوافل کا ہرگز ثبوت نہیں ہے۔ (مسلم صـ۲۵ ج۱، ترمذی صـ۸۱ ج۱) ● فجر کے فرضوں کے بعد سنت نہ پڑھے۔ اس کے بارے میں حدیث آگے آرہی ہے۔

نمازِ ظہر | نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز ظہر کے چار رکعتوں کے بارے ثبوت ہے جو کہ دو سنت اور دو نوافل بنتے ہیں۔ (مشکوٰۃ صـ۱۰۴ بحوالہ مسند احمد و جامع ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابوداؤد)

نمازِ عصر | فرضوں سے پہلے چار رکعت سنت غیر مؤکدہ بھی نوافل میں شمار ہوتی ہیں۔

نمازِ مغرب | نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو مغرب کے بعد دو یا چار رکعتیں پڑھ لے۔ اس کی نماز علیین میں اٹھائی جاتی ہے۔ (مشکوٰۃ صـ۱۰۴) دوسری حدیث میں چھ رکعت پڑھنے کا ذکر آیا ہے۔ (مشکوٰۃ صـ۱۰۴، ابن ماجہ صـ۸۱ ج۱)

نمازِ عشاء | نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر روز نماز عشاء (فرض) کے بعد چار یا چھ رکعتیں پڑھتے تھے۔ (سنن ابوداؤد صـ۱۸۵ ج۱، مسانید امام اعظم، مشکوٰۃ صـ۱۰۴، مسند امام اعظم از امام ال[illegible] حضرت نعمان بن ثابت

عشاء سے قبل قارئین کرام! عشاء کے فرضوں سے قبل چار رکعات سُنّت غیر مؤکدہ پڑھنے کی فضیلت احادیث میں آئی ہے۔ (الدرایہ ابن حجر عسقلانی، حلبی کبیر، قیام اللیل امام ابن نصر مروزی ص۵۸)

● ایک دیوبندی نے لکھا ہے۔ عشاء کی نماز سے قبل چار رکعات نوافل ہیں۔ (نماز مسنون کلاں ص۴۵۶)

اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو زیادہ سے زیادہ نوافل ادا کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے۔

کثرت نوافل سے قربِ محبت الٰہی و محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل ہوتی ہے۔ عشاء سے قبل کم از کم کوشش کریں کہ دو رکعت نفل (تحیۃ المسجد یا تحیۃ الوضو) پڑھ لیں۔

وتروں کے بعد نفل ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نمازِ وتر کے بعد دو رکعتیں (نفل) پڑھتے تھے۔ (صحیح مسلم ص۲۵۶ ج۱، مشکوٰۃ ص۱۱۳ بحوالہ ترمذی و ابن ماجہ ص۸۳ ج۱)

نفل کھڑے ہو کر پڑھیئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ مَنْ صَلّٰی قَاعِدًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ۔ جو بیٹھ کر پڑھے تو اسے کھڑے ہونے والے سے آدھا اجر ہے۔ (مشکوٰۃ ص۱۱۰ ج۱، بخاری شریف)

خیال رہے۔ بعض روایتوں میں وتروں کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیٹھ کر نفل پڑھنے کا ذکر ملتا ہے۔ وہ اُمت کے لیے آپ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے بیانِ جواز کے لیے ایسا فرمایا۔ کیونکہ اگر آپ بیٹھ کر بھی پڑھیں۔ تو یہ آپ کی خصوصیت ہے۔ حدیث رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ فرمایا "میں تم سے کسی طرح نہیں ہوں"۔ (مشکوٰۃ، بہار شریعت جلد چہارم)

تمت بالخیر

ابو سعید محمد سرور قادری گوندلوی —— رجب المرجب ۱۴۲۲ھ

اذان اذان سُنّت مؤکدہ ہے۔ اذان وقت پر کہنی چاہیئے۔ پانچ وقت کی نماز فرض کے علاوہ نماز جمعہ بھی شامل ہے۔ اذان باوضو دی جائے اور قبلہ رو کھڑے ہو کر کانوں میں انگلیاں ڈال کر اذان اس طرح کہنی چاہیئے۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ط اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ ط اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط اَشْهَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ ط
حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ ط حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط حَیَّ عَلَی
الْفَلَاحِ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ط

اذان کی دُعاء

اذان کے بعد مؤذن و سامعین درُود شریف پڑھ کر یہ دعاء پڑھیں:۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلٰوةِ
الْقَآئِمَةِ اٰتِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ
وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا نِ
الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ط
اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ط بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ط

نماز پڑھنے کا طریقہ

ضروری ہے کہ نمازی کا بدن، کپڑے اور نماز کی جگہ پاک ہو اور نماز کا وقت ہو گیا ہو۔ پھر باوضو قبلہ کی طرف منہ کر کے دونوں پاؤں کے درمیان چار پانچ اُنگل کا فاصلہ کر کے کھڑا ہو اور جو نماز پڑھنی ہو اس کا دل سے ارادہ کرے اور زبان سے کہنا مستحب ہے۔ مثلاً نیت کی میں نے آج کی نماز ظہر، چار رکعت نماز فرض یا سنّت کی، اللہ جل جلالہ کے واسطے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے۔ اگر امام کے پیچھے ہو تو کہے پیچھے اس امام کے اور دونوں ہاتھ اپنے کانوں تک لے جائے اس طرح کہ ہتھیلیاں قبلہ کو ہوں اور انگلیاں نہ کھلی ہوں اور نہ ملی ہوئی بلکہ اپنی حالت پر ہوں۔ اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لائے اور ناف کے نیچے ہاتھ باندھ لے اس طرح کہ داہنی ہتھیلی بائیں کلائی کے سرے پر ہو اور بیچ کی تین انگلیاں بائیں کلائی کی پشت پر اور انگوٹھا اور چھنگلیا کلائی کے اغل بغل ہو اور نظر سجدہ کی جگہ پر رہے اور ثناء پڑھے۔

ثناء سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ ط

تعوّذ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○

تسمیہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

سورۂ فاتحہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ٥ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○ اس کے بعد امام و مقتدی آہستہ کہے اٰمِيْن ط

سورۂ اخلاص قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ ٥ وَلَمْ يُوْلَدْ ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○

پھر اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے ہوتے رکوع میں جائے اور گھٹنوں کو ہاتھ کی انگلیوں سے مضبوط پکڑ لے اور اتنا جھکے کہ سر اور کمر برابر ہو جائے اور کم سے کم تین بار کہے۔

تسبیح رکوع سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ط

تسمیع سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ط

قومہ پھر دونوں ہاتھ چھوڑ کر سیدھا کھڑا ہو جائے اور مقتدی تحمید کہے۔

تحمید رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ط

تنہا نماز پڑھنے والا تسمیع اور تحمید دونوں کہے۔ پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے اس طرح کہ پہلے گھٹنے پھر دونوں ہاتھ زمین پر رکھے پھر ناک اور پھر پیشانی خوب جمائے اور چہرہ دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھے اور مرد بازوؤں کو کروٹوں سے اور پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے جُدا رکھے اور کہنیاں زمین سے اٹھی ہوئی ہوں اور دونوں پاؤں

کی انگلیوں کے پیٹ قبلہ رو زمین پر جمے ہوئے ہوں اور کم سے کم تین بار پڑھے۔

سجدہ کی تسبیح

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ط

جلسہ

پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ سے اس طرح اٹھے کہ پہلے پیشانی پھر ہاتھ اٹھیں اور بایاں قدم بچھا کر اس پر بیٹھے اور داہنا قدم کھڑا کر کے رکھے کہ اس کی انگلیاں قبلہ رُو ہوں اور ہاتھ رانوں پر گھٹنوں کے قریب رکھے کہ ان کی انگلیاں بھی قبلہ رُخ ہوں پھر اللہ اکبر کہتا ہوا دوسرا سجدہ کرے۔ پھر اللہ اکبر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے۔ اسی طرح دوسری رکعت مکمل کرنے کے بعد قعدہ کرے اور تشہد پڑھے۔

تشہد

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبٰتُ
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ
بَرَكَاتُهٗ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ
الصّٰلِحِیْنَ ○ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط

درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی
اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرٰهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ
اِبْرٰهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط اَللّٰهُمَّ بَارِكْ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ

عَلٰی اِبْرٰهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِیْمَ اِنَّكَ
حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط

دعاء

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ
ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ○ رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ
وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ ○

اور چاہے کہ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ کی بجائے یہ دعاء پڑھ لے:-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ
الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ
عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ط

پھر نماز ختم کرنے کیلیے ایک بار دائیں پھر ایک بار بائیں طرف منہ کر کے سلام کہے۔

سلام

اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ط

داہنی طرف کے سلام میں داہنی طرف کے فرشتوں اور نمازیوں کی نیت کرے کہ میں ان کو سلام کہہ رہا ہوں اور بائیں طرف کے سلام میں بائیں طرف کے فرشتوں اور نمازیوں کی نیت کرے اور جس طرف امام ہو اس طرف کے سلام میں امام کی نیت بھی کرے۔ اور اسی طرح امام بھی، دونوں طرف کے سلاموں میں فرشتوں اور مقتدیوں کی نیت کرے

دعا جن فرضوں کے بعد سنتیں پڑھنی ہیں ان فرضوں کے بعد یہ دعا کرے اور باقی اذکار و وظائف سنت و نوافل کے بعد پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ
السَّلَامُ حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ
تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ○
وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ
وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○

آیۃ الکرسی اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَيُّ
الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ
عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا
خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا
بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا
يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ○ (البقرۃ)